''تبدیلیاں''

محمد یاسر حبیب

حبیب جالب اردو زبان کے وہ شاعر ہیں جنہیں ہر کوئی جانتا ہے ان کی جرأت اور بے باکی کا ہر کوئی معترف رہا ہے، یہ حبیب جالب کا ہی خاصہ تھا کہ انہوں نے اپنی شاعری کو غریب اور مظلوم آدمی کی آواز بنایا، جو بعد میں ان کی پہچان بن گیا۔ ایسا نہیں کہ جالب نے رومانوی شاعری نہیں کی لیکن حبیب جالب کی جو شاعری ان کی پہچان بنی وہ وہی شاعری تھی جو انہوں نے ظالم اور ظلم کے خلاف کہی تھی، ان کی موت کے بعد کسی غریب نے کہا تھا کہ جالب کے بعد تو ہم نے احتجاج کرنا بھی چھوڑ دیا، اس لیے کہ ہمارا تو ایک ہی شاعر تھا۔

ملک عزیز کا ہر غریب آدمی آج جالب کو ترس رہا ہے، وہ احتجاج کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس احتجاج کے لیے جالب جیسا شاعر موجود نہیں، پچھلے دنوں جب منتخب حکومت نے عوام دوست بجٹ پیش کیا تو اس وقت حبیب جالب بڑے یاد آئے، ملکی تاریخ کا سب سے زیادہ خسارے والا بجٹ اور ریلیف کے نام پر عوام کے سروں پر جو مشکلات ڈالیں گئیں اس کے اثرات آہستہ آہستہ آنا شروع ہو گئے ہیں، ملک کی موجودہ معاشی صورتحال کی زبوں حالی خود اپنا نوحہ سنا رہی ہے اس پر مستزاد یہ کہ پیٹرولیم اور گیس کی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی قیمتیں غریب آدمی کی مشکل کی طرح بڑھتی ہی چلی جا رہی ہیں، اسی کے ساتھ حکومت نے جو بجلی کے اوپر سبسڈی ختم کی ہے اس کا بوجھ بھی غریب عوام پر ڈال دیا گیا ہے، خدا خیر کرے کہ اب لوگ بجلی کے بل کی عدم ادائیگی کی صورت میں بھی خودکشیاں کریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ حکومت جس صورتحال کے دوران وجود میں آئی اس صورتحال کو قابو میں کرنے میں وقت درکار ہوگا، لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے، اپنی ساری مشکلات اس عوام کے سر ڈال دی جائیں جو عوام مہنگائی اور غربت کے شکنجے میں بُری طرح جکڑی ہوئی ہے۔

یہ کیسا مذاق ہے عوام کے ساتھ کے ہماری حکومت کے ایک وزیر اعلان کرتے ہیں کہ سی این جی کی قیمت میں 13 روپے کا اضافہ کر دیا گیا اور اگلے ہی دن ایک اور اعلان جاری ہوتا ہے کہ وزیر موصوف نے غلطی سے 5 روپے کی جگہ تیرہ روپے کہہ دیئے تھے، اس دوران جو عوام کو وزیر موصوف کی اس غلطی کا نقصان لاکھوں روپوں کی صورت میں اٹھانا پڑا اس کا ذمہ دار کون ہے یہ حکومت کا درد سر نہیں۔

آج اگر حبیب جالب زندہ ہوتے تو شاید وہ اس صورتحال کو یوں ہی بیان کرتے، جالب نے کہا تھا :

دیپ جس کا محلات ہی میں جلے
چند لوگوں کی خوشیوں کو لے کر چلے
وہ جو سائے میں ہر مصلحت کے پلے
ایسے دستور کو، صبحِ بے نور کو
میں نہیں مانتا، میں نہیں جانتا

حکومت کا موقف ہے مہنگائی کا مسئلہ صرف پاکستان کے ساتھ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا اس مہنگائی کی لپیٹ میں ہے، لیکن گستاخی معاف کیا پاکستان کی معیشیت بھی بین الاقوامی مہنگائی کی وجہ سے زبوں حالی کا شکار ہے؟ حکومت نے اعلان کیا تھا کہ ہم کفایت شعاری کو اپنائیں گے اس پر کس حد تک

عمل ہوا؟ یہی کہ اقتدار سنبھالتے ہی اسٹیٹ بینک سے 335 ارب روپے کا ریکارڈ قرضہ لیا؟ کیا یہ اپنے ہی نعرے کی نفی نہیں کہ جو آپ نے اعلان کیا تھا کہ ہماری حکومت بجٹ اخراجات پورے کرنے کے لیے بینک دولت پاکستان پر کم انحصار کرے گی؟ کیا موجودہ حکومت بھی اپنے پیشرؤوں کی روایت کو نہیں اپنائی ہوئی؟ کیا موجودہ حکومت کے اربابِ اختیار نے ایک لمحے کے لیے بھی سوچا کہ وہ غریب جو سارا دن محنت مشقت کرنے کے بعد بھی اتنا نہیں کما پاتا جس سے وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکے، اس کے لیے وہ کون سے اقدامات ہیں جو کر کے اسے دو وقت کی روٹی دلوائی جا سکے؟

یقیناً پاکستان کی معیشیت اسی وقت مضبوط ہو پائی گی جب ہم سب مل کر پاکستان کے لیے سوچیں گے، جب ہم اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر قوم کی ضروریات کو سب سے پہلے رکھیں گے، ملک کی معیشیت اسی وقت ترقی کرے گی جب ہمارا وزیر بھی بلٹ پروف گاڑیوں سے نکل کر عام آدمی کی طرح سفر کرے گا، تب اسے احساس ہوگا کہ ایک عام آدمی کیا سوچتا ہے وہ کیا چاہتا ہے، وہ یہ نہیں چاہتا کہ موجودہ حکومت سونے کے پہاڑ کھڑے کردے نہ ہی وہ یہ چاہتا ہے کہ موجودہ حکومت دودھ کی نہریں بہادے، اگر وہ چاہتا ہے تو بس اتنا کہ اسے دو وقت کی روٹی عزت کے ساتھ مل سکے، لیکن اگر حکومت یہ بھی نہ کر سکے تو پھر ایسی حکومت کس کام کی؟ حکومت نے اپنے سو دن کے پیکج میں اعلان کیا تھا کہ ہم سو دن میں ملک میں خوش آئندہ تبدیلی لائیں گے، اعلان کرنے اور عمل کرنے میں بڑا فرق ہے اعلان تو وہ بھی تھا جو وزیر موصوف نے غلطی سے 5 کی جگہ 13 روپے کا کر دیا تھا، ایک اعلان ہی تو تھا اور پھر بندہ بشر ہے غلطی بھی ہو جاتی ہے، لیکن اس وقت ہم جس دور سے گذر رہے ہیں اس میں غلطی کی گنجائش نہیں، کیونکہ یہاں ایک کی غلطی نجانے کتنے غریب گھرانوں کے چراغ گل کر دیتی ہے، جس کی سزا ان کے پیچھے رہ جانے والے برسوں بھگتے رہتے ہیں۔ اور پھر اربابِ اقتدار کو یہ بات بھی یاد رکھنے چاہئے کہ ان کے پیشرو بھی اسی غلط فہمی کا شکار تھے کہ ہمارے اقدامات ملکی مفاد میں ہیں عوام ہمارے ساتھ ہے پھر وہ وقت بھی آیا جب عوام نے ان کو رد کر دیا، اب آپ کی باری ہے، آپ کی حکومت نے کیا کیا یہی کہ جو آٹا آپ کی حکومت سے پہلے 18 سے 20 روپے کلو دستیاب تھا اب 32 روپے میں بھی کسی نصیب والے کو ملتا ہے، پیٹرول پر اب تک 13 روپے کا اضافہ کیا جا چکا ہے اور مزید اضافہ بھی متوقع ہے، گیس کی قیمتیں بڑھ کر ڈیزل کی قیمت کے برابر آ گئیں ہیں، دالوں کی قیمتیں بھی غریب آدمی کی دسترس سے باہر نکل گئیں جو غریب آدمی بہتری کی امید لگائے روشن مستقبل کا انتظار کر رہا تھا وہ زندگی کی جنگ ہار رہا ہے، یقین نہیں آتا تو اخبارات اٹھائیے اور دیکھئے کہ پچھلے پانچ مہینوں میں اب تک کم وبیش پانچ سو افراد اپنے زندگیاں ختم کر بیٹھے ہیں آخر یہ سب بھی تو تبدیلیاں ہیں جو موجودہ حکومت لائی ہے، اب یہ عوام کی مرضی ہے کہ وہ ان تبدیلیوں کو مانے یا نہ مانے، لیکن ایک بات ایسی ہے جو حکومت کو ماننی چاہئے کہ ہماری عوام بہت صابر و شاکر ہے لیکن اس میں ایک خرابی ہے یہ صبر تو کرتی ہے اور بلا کا کرتی ہے لیکن جب یہ قوم صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتی ہے تو پھر یہ کسی کی نہیں سنتی آپ کی حکومت کی یہ تبدیلیاں غریب عوام کا مذاق اڑانے کے مترادف ہیں اور ایسے تبدیلیوں کو یہ قوم کبھی نہیں مانتی......!!!

myasirhabib@hotmail.com